روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰۵ | جمعرات | ۱۴۱۴ھ ۱۲- ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۱۲- مئی ۱۹۹۴ء

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کیلئے تحریک دعا

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب لندن سے بذریعہ فیکس اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مربی ہالینڈ بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ دس روز سے ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور حالت تشویش ناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

”جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے، لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو، مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے۔ اس لئے میں تو جب تک اذن الٰہی کے آثار نہ پالوں، قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں، کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں“۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۰۴)

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ محترمہ فائزہ ارم صاحبہ بنت مکرم حمید احمد خالد صاحب (واقف زندگی) کوارٹر تحریک جدید ربوہ کی تقریب رخصتانہ ۵- مئی ۹۴ء بروز جمعرات احاطہ دفتر انصار اللہ پاکستان میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم و دعائیہ اشعار کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی۔

عزیزہ کا نکاح ۲۹- اپریل کو عزیز مکرم ندیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مقیم ڈنمارک کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے خطبہ جمعہ سے قبل بیت الاقصیٰ ربوہ میں پڑھا تھا۔

مورخہ ۶- مئی کو مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نے وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام احاطہ دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان میں کیا۔ دعوت کے اختتام پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

انسان اپنے دوست کے قریب تر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک اچھی طرح دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا طریق

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ وہ کامل صفتوں کا مالک خدا ہے جس پر ہم احمدی ایمان لاتے ہیں اور کوئی چیز اس کے سامنے اَن ہونی نہیں۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست کا دعا کیلئے خط ملا۔ جس میں اس نے اپنے حالات کچھ اس طرح بیان کئے ہوئے تھے کہ بظاہر یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ اس کا کام ہو جائے گا۔ لیکن اس نے لکھا کہ دعا سے دل تسلی پکڑتا ہے اس لئے میں دعا کے لئے آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میں نے اس کا خط پڑھا اور قریب تھا کہ میں یہ لکھ دیتا کہ پھر خدا کی رضا پر راضی رہو اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنے پیار سے مجھے جھنجھوڑا اور مجھے یہ کہا، کیا تم احمدیوں کو یہ سبق دینا چاہتے ہو کہ انسان کی زندگی میں کوئی ایسا موقع بھی آتا ہے جب خدا تعالیٰ بھی اس کی مدد نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں کانپ اٹھا کہ یہ میں کیا غلطی کرنے لگا تھا۔ اور میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا خدا تعالیٰ سے مایوس نہیں ہونا چاہئے وہ ہر چیز پر قادر ہے چنانچہ جس بات کی ہزار میں سے ایک کی بھی امید نہ تھی دس پندرہ دن کے بعد اس کا خط آیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا کام ہو گیا ہے۔ ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ نے بڑی تکلیف کے دن گزارے ساری جماعت کا درد مجھے بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ جماعت میں سے جس دوست کو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ تو اس کے لئے بڑے دکھ درد کا موجب ہوتی ہی ہے لیکن میں بھی اپنی جگہ بڑی پریشانی میں وقت گزارتا ہوں۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء میں بھی بڑی پریشانی رہی۔ بڑی دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس وقت جو جو باتیں بتائی تھیں ان پر ابھی اڑھائی تین سال نہیں گزرے تھے کہ وہ باتیں پوری ہو گئیں۔ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں)

(دین حق) نے ہمیں یہ تعلیم بھی دی ہے کہ خدا تعالیٰ وہ ہستی ہے جس نے ہمیں وہ تمام صلاحیتیں اور استعدادیں دے دی ہیں جن کو ہم صحیح طریق پر استعمال میں لا کر خدا کا قرب اور اس کا پیار حاصل کر سکتے ہیں۔

(از خطاب خدام الاحمدیہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

محترم نیلسن منڈیلا جنوبی افریقہ کے پہلے سیاہ فام صدر

دس مئی کو آپ نے حلف اٹھایا

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۲- ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۱۲- مئی ۱۹۹۴ء

عفو کا مقام

انسان خطا کا پتلا ہے اس سے کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی غلطی ہو جاتی ہے۔ اس بات سے ہم میں سے کوئی بھی مبرّا نہیں۔ ہم دوسروں کو غلطی کرتا دیکھتے ہیں دوسرے ہمیں غلطی کرتے دیکھتے ہیں۔ چھوٹے بھی غلطی کرتے ہیں اور بڑے بھی۔ آقا بھی غلطی کرتا ہے اور اس کا نوکر بھی۔ امیر بھی غلطی کرتا ہے اور غریب بھی۔ الغرض ہر شخص انسان ہونے کے ناطے غلطی کرتا ہے۔

اگر ایسا ہی ہے۔ اور یقیناً ایسا ہی ہے۔ تو سوچنے کی ضرورت ہے کہ غلطی کی نوعیت کیا ہے۔ کیا ہر غلطی کو ایک ہی سطح پر رکھا جائے۔ اور کیا ہر شخص کی غلطی کو ایک ہی جیسا سمجھا جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ غلطی کرنے والے بھی مختلف قسم کے لوگ ہیں۔ غلطی کی نوعیت بھی مختلف ہو سکتی ہے۔ غلطی جان بوجھ کر بھی کی جا سکتی ہے اور غلطی بلا ارادہ بھی ہو سکتی ہے۔ جب تک ان سب باتوں کو پیش نظر نہ رکھا جائے غلطی کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ کس غلطی کی سزا دی جائے۔ اور کس غلطی کو معاف کر دیا جائے۔ کس غلطی کی کتنی سزا دی جائے اور کتنی نہ دی جائے۔ یہ سب باتیں ہماری سوچ سے تعلق رکھتی ہیں۔ بلا سوچے سمجھے کوئی قدم اٹھا لینا نامناسب بھی ہے اور غیر حکیمانہ بھی۔ اس سلسلہ میں عفو کا ذکر بھی ضروری ہے۔ غلطی کی معافی کا دوسرا نام عفو ہے۔ عفو سے کہاں تک۔ اور کب۔ کام لیا جائے۔ یہ سب باتیں انسان کی سوچ سمجھ پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ہماری سب اچھی دعائیں ان کے لئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ "عفو ایک اخلاقی قوت ہے اس کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کیا عفو کے لائق ہے یا نہیں۔ مجرم دو قسم کے ہوتے ہیں بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حرکت ایسی سرزد ہو جاتی ہے جو غصہ تو دلاتی ہے لیکن وہ معافی کے قابل ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی کسی شرارت پر چشم پوشی کی جائے اور ان کو معاف کر دیا جائے تو وہ زیادہ دلیر ہو کر مزید نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً ایک خدمتگار جو بڑا نیک اور فرمانبردار ہے۔ وہ چائے لایا۔ اتفاق سے اس کو ٹھوکر لگی اور چائے کی پیالی گر کر ٹوٹ گئی اور چائے بھی مالک پر گر گئی۔ اگر وہ اس کو مارنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور تیز اور تند ہو کر اس پر جا پڑے تو یہ سفاہت ہو گی۔ یہ عفو کا مقام ہے کیونکہ اس نے عمداً شرارت نہیں کی ہے۔ اور عفو اس کو زیادہ شرمندہ کرنا اور آئندہ کے لئے محتاط بناتا ہے لیکن اگر کوئی ایسا بشر ہے کہ روز توڑتا ہے اور یوں نقصان پہنچاتا ہے تو اس پر رحم یہی ہو گا کہ اس کو سزا دی جائے۔"

کاش عدالتیں آنکھیں بند کر کے (جب کہ ان کے علامتی مجسّمے کے ہاتھ میں ترازو ہوتا ہے اور آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی) فیصلہ کرنے کی بجائے اس تعلیم کو سامنے رکھیں تا کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اور صرف شرارت کرنے والے ہی کو سزا ملے نہ کہ نادانستہ غلطی کرنے والے کو بھی۔

اک ذرا سی بات بن جاتی ہے وجہِ مشکلات
سوچتا رہتا ہوں میں نے کونسی کہہ دی ہے بات
میں بہت پابند کرتا ہوں لبِ پُرشوق کو
پھر بھی سہواً روزِ روشن کو سمجھ لیتا ہوں رات

ابوالاقبال

دمِ صبح روزِ اَلست جب سرِ عام جاں طلبی ہوئی
تو بلیٰ بلیٰ کی صدا ہر اک لبِ عشق پر تھی چڑھی ہوئی

مِٹا ظلمتوں کا نشاں نشاں ہُوا نور نور مکاں مکاں
درِ کائنات میں ضوفشاں جونہی شمعِ مصطفویؐ ہوئی

مجھے اختیار دیا تھا کیوں مجھے شرمسار کیا تھا کیوں
سرِ روزِ حشر بتا مجھے بھلا کس کی پَردہ دری ہوئی

نہ وہ نور ہے نہ سرور ہے نہ شرارِ فکر و شعور ہے
مِرا دلِ اُجالے سے دُور ہے کہ ہو شمع جیسے بُجھی ہوئی

میرا جرم کیسا عذاب کیا مجھے خوف روزِ حساب کیا
میری روح روزِ ازل سے تختۂ دار پر ہے چڑھی ہوئی

نہ نظر سے حال عیاں ہُوا نہ زبان ہی سے بیاں ہُوا
مِری داستاں ترے رُوبرو نہ خفی ہوئی نہ جلی ہوئی

یہ نصیر ایک فقیر تھا جسے دوستوں نے بُھلا دیا
کہ بغیر گور و کفن کے اب یہاں نعش ہے جو پڑی ہوئی

نصیر احمد خاں

طلباء کیلئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"میں طالب علموں سے کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء)

تمام طلباء کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد فارم وقف عارضی پر کر کے نظارت ہذا کو بھجوائیں تاکہ وہ اس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں۔ فارم وقف عارضی نظارت ہذا یا اپنے حلقہ کے مربی صاحب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

بے اولادوں کو اولاد پیدا ہونے میں مدد دینا کارِ ثواب ہے

کئی احمدی عورتوں نے اجازت لے کر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا طریق آزمایا ہے

کرائے کی ماں کے ذریعہ بچہ حاصل کرنا ناجائز طریق ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر پروگرام ملاقات مورخہ ۲۹۔ اپریل میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۹۔ اپریل سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں مجلس سوال و جواب میں مختلف احباب کی طرف سے آئے ہوئے سوالوں کے جوابات عطا فرمائے۔

دعا کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا دعا ہر حالت میں کی جاسکتی ہے۔ حتیٰ کہ جہاں نجاست ہو۔ آپ بیت الخلا میں جائیں تب بھی خبث اور خباثت سے نجات کی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ سوال کرنے والے نے پوچھا تھا کہ کیا دعا کرتے ہوئے باوضو ہونا ضروری ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا دعا کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں۔ ہاں جو لوگ باوضو ہونے کا شوق رکھتے ہیں وہ اپنی جگہ ایک اچھی بات ہے۔

اللہ سے مانگتے چلے جاؤ

سوال کیا گیا تھا کہ کیا دعا قبول نہ ہو رہی ہو تب بھی دعا جاری رکھی جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا جہاں تک دعا کی قبولیت کا تعلق ہے۔ قطع نظر اس سے کہ دعا قبول ہو رہی ہے یا نہیں دعا مانگنے والے مانگتے چلے جاتے ہیں ایک ولی کا قصہ ہے جو ہر روز رات کو ایک خاص دعا مانگا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کا ایک بہت ہی محبت کرنے والا مرید ان کے ساتھ آکر رہا۔ جب یہ بزرگ وہ دعا مانگنے لگے تو غیب سے آواز آئی کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ آواز اس مرید نے بھی سنی۔ دوسری رات بھی ایسا ہی ہوا۔ پھر ہر روز ایسا ہی ہونے لگا۔ آخر اس مرید سے نہ رہا گیا اس نے کہا جب فیصلہ ہی ہو گیا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوگی تو اب یہ دعا بار بار مانگنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ اس ولی نے کہا کہ میں تو بارہ سال سے یہ دعا مانگ رہا ہوں۔ ہر روز یہی آواز آتی ہے وہ مالک ہے اس کا کام ہے کہ دے یا نہ دے میں تو مانگتا ہی رہوں گا۔ اگلی رات جب پھر یہ دعا مانگی تو جواب آیا کہ نہ صرف یہ دعا منظور ہوئی بلکہ بارہ سال سے جتنی دعائیں مانگی تھیں سب منظور ہو گئیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا خدا تو مالک ہے ہر کام میں با اختیار ہے اس سے جب مانگا جائے تو چھوٹے دل سے مانگنا زیب نہیں دیتا۔ اللہ کے خزانے تو اتنے لامتناہی ہیں کہ اللہ فرماتا ہے کہ اگر بندہ اپنی ساری تمنائیں سوچ لے اور سب کچھ مانگ لے اور اللہ اسے سب کچھ دے دے تو اللہ کے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں ہوگی جتنی سمندر میں ایک سوئی کے ڈبو کر نکالنے سے پانی میں کمی واقع ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے ماتحت دعا قبول نہیں کرتا۔ اور کئی اور طریق سے بعد میں اس کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ اس کی مثال ایک بچے کی سی ہے جو بیمار ہے وہ ایسی چیز مانگتا ہے جو اس کی صحت کے لئے مناسب نہیں۔ بچہ نادانی میں مانگتا چلا جاتا ہے تو ماں باپ کو اس پر اور زیادہ پیار آتا ہے اور وہ اس سے زیادہ قیمتی چیز دے کر بچے کو بہلانے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تو ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے وہ اپنے وفاداروں کو بے ثمر نہیں چھوڑتا۔ اللہ سے مانگیں اور مانگتے چلے جائیں۔ وہ تو بادشاہ ہے اس کے سامنے مانگنے میں کنجوسی کرنا تو اپنا نقصان کرنا ہے۔

دینی نظام کب تک جاری رہا

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ہم جو عالمگیر دینی نظام لانا چاہتے ہیں وہ تو صرف فتح مکہ سے خلفائے راشدین تک چلا ہے۔ ...... پھر ملوکیت شروع ہو گئی۔ ہم ایسے نظام کی تمنا کیوں کر رہے ہیں؟

حضرت صاحب نے جواباً فرمایا ہم تو جس نظام کے لئے کوشاں ہیں وہ کسی حکومت کا محتاج نہیں۔ حضرت نبی اکرم ﷺ تو آسمانی تاجدار تھے آپ کے وقت میں تو کوئی فتنہ نہ تھا۔ یہ نظام خلافت راشدہ کے ساتھ ختم نہیں ہوا۔ مجددین کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی تان حکومت پر ہی کیوں جا کر ٹوٹتی ہے۔ کامیابی کا معیار آپ نے یہ کیوں رکھا ہے کہ کوئی شخص حکومت کب تک کامیابی سے چلاتا ہے۔ جب تک حکومت اور روحانیت کا سلسلہ چلتا رہا اس وقت تک نظام ٹھیک تھا جب یہ اجتماع نہ رہا تو اللہ نے حکومت کی پرواہ چھوڑ دی پھر بھی خدا اپنے پاک بندوں کے ذریعے فضل فرماتا رہا۔ اللہ کے بندے مسلسل اللہ کی رحمتوں کے نشان ہر ایک ملک میں دکھاتے رہے۔ اسی سے اللہ کا دین زندہ رہا۔ ہم تو اس نظام کو چاہتے ہیں۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں رواج ہے کہ بچی کو پیدا ہونے کے بعد زندہ دفن کر دیا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی دستور اب چل پڑا ہے کہ الٹراساؤنڈ کے ذریعے ہونے والے بچے کی جنس کا پتہ لگا لیا جاتا ہے۔ اگر بچی ہو تو اسے پیدائش سے پہلے ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو کہا جائے کہ اگر بچی ہو تو اسے ضائع نہ کریں ہمیں دے دیں ہم پرورش کر لیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آپ کس خواب کی دنیا میں رہ رہی ہیں وہ کونسا نظام ہے جو آپ کو یہ خبر دے گا۔ پھر ملکی قوانین اس کی راہ میں بجا حائل ہوں گے۔ یہ رومانی تصور ہے اس کا عملی دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہم نے یہاں برطانیہ میں بوسنین بچوں کے لئے ایسی کوشش کی۔ مگر ایک بھی بچہ نہیں دیا گیا۔ جب ماحول ایسا ہے تو آپ کا خواب حسین بھی ہو تو اس پر عمل ممکن نہیں۔

جائز طریق پر اولاد پیدا ہونے میں مدد دینا

حضرت صاحب نے فرمایا آپ نے جو بات کی ہے اس کا ایک پہلو اور ہے اگر کسی کے اولاد نہ ہو تو اولاد پیدا ہونے میں مدد دینا کار ثواب ہے۔ آنکھیں دیکھنے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اگر ڈاکٹر آنکھوں کے دیکھنے کی صلاحیت بڑھانے کے لئے کوشش کرتے ہیں تو اس میں مدد دینا خدا کے کاموں کی مخالفت نہیں ہے۔ جو ایسا کرنے میں مدد دے یہ بات بہتر ہوگی۔ جو بھی اللہ کے کام میں نصرت کرتا ہے اللہ نے قانون بنایا ہے کہ ایسے شخص کی اللہ مدد کرتا ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی اجازت ہے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر عورت بانجھ ہے یا خاوند میں طاقت نہیں اور مصنوعی ذرائع سے دونوں اپنی جائز اولاد حاصل کر سکتے ہیں تو یہ طریق اختیار کرنا گناہ نہیں ہے۔ کئی احمدی خواتین نے مجھ سے اجازت لے کر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے لئے کوشش کی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کامیابی کی شرح بہت ہی کم ہے۔ ایک بچی نے مجھ سے اجازت لی اور پھر اپنے وقت پر وہ دو پیارے پیارے بچے لے کر آئی۔ خدا کے کاموں میں یہ مدد دینا خدا کے کاموں میں مخالفت نہیں ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں ایک اور طریق ایسا ہے جس کی اجازت نہیں وہ ہے کرائے کی ماں SURROGATE MOTHER کا تصور۔ یعنی ماں باپ کا مادہ کسی دوسری عورت کے پیٹ میں رکھ کر بچہ حاصل کرنا۔ یہ جائز نہیں ہے۔ بعض نو احمدیوں کو اس بارے میں پتہ نہ تھا۔ ان کو جب پتہ چلا تو انہوں نے بڑا استغفار کیا۔ کسی دوسری عورت کے پیٹ سے اس طرح بچہ حاصل کرنا خدائی قانون کو توڑنا ہے۔ بچہ تو معصوم ہوتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ جہاں تک جانا ممکن ہے وہ میں بتا رہا ہوں۔ جائز کوشش سے میاں بیوی کے مادوں سے بچہ پیدا کرنے میں مدد دینا جائز ہے۔

دنیا کے بہت سے علاقوں میں بہت جہالت

باقی صفحہ ۷ پر

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امامِ جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پھر آوازوں کے ذریعے جانور ایک دوسرے سے جو باتیں کرتے ہیں ان کے متعلق ہمیں اتنا تو علم ہے کہ ہم یعنی انسان ایک دوسرے سے اس طرح باتیں کرتے ہیں لیکن جانوروں کے متعلق ہم یہی سمجھتے ہیں کہ صرف ایک دو ایسے اشارے ہیں خوف کے یا حرص کے جو وہ اپنی چیخوں کے ذریعے یا بے ہنگم آوازوں کے ذریعے ایک دوسرے کو سمجھانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں مگر امر واقعہ یہ ہے کہ جب جانوروں کی زندگیوں پر تحقیق کی جائے اور ان کی آوازوں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو بہت کچھ اور بھی معلوم ہونے لگتا ہے۔ آج کل کے زمانے میں سائنس دانوں نے اس علم کی طرف توجہ کی ہے اور معلوم کرنا شروع کیا ہے کہ پرندے جب آوازیں نکالتے ہیں تو کیا صرف خوف کی آواز ہی ہے یا کچھ اور بھی باتیں ہیں چنانچہ ان کو پتہ چلا کہ صرف خوف کی یا امید کی باتیں نہیں بلکہ اور بھی اشارے وہ اپنی آوازوں میں کرتے ہیں چونکہ ہمارے سننے کی جو Wavelengths ہیں یعنی آواز کی ارتعاش میں کتنی مرتبہ اونچ نیچ پیدا ہوتا ہے اس کو Wavelength کہتے ہیں یعنی ایک ارتعاش اور دوسرے ارتعاش کی پیک (Peak) کے درمیان آپس میں کیا فاصلہ ہے بہرحال یہ ایک ایسا لفظ ہے جس کی مجھے اردو نہیں آ رہی تو میں Wavelength کے طور پر آپ کے سامنے یہ بیان کر رہا ہوں۔ آواز کا ہمارے سننے کا خدا تعالیٰ نے ایک دائرہ مقرر فرما دیا ہے اس دائرے سے کم Wavelength کی آوازوں کو ہم نہیں سن سکتے اس دائرے سے آگے بڑھی ہوئی Wavelength کی آوازوں کو ہم نہیں سن سکتے اور جانور اس سے بہت زیادہ سنتے ہیں اور بہت کم بھی سنتے ہیں۔ اس لئے اول تو جو آوازیں ہمیں ان کی آتی ہیں ان سے کچھ زیادہ باتیں وہ کر رہے ہوتے ہیں جن کا ہمیں پتہ ہی نہیں۔ اور مختلف جانوروں کے لئے مختلف سمت میں خدا تعالیٰ نے انسان پر برتری عطا کی ہوئی ہے۔ بعض کم Wavelength کی آوازیں سنتے ہیں بعض زیادہ کی آوازیں سنتے ہیں مگر جو کچھ آوازیں وہ نکالتے ہیں ان میں بہت کچھ مضامین بھی بیان ہو رہے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں جب بچپن میں ہم نے پہلی مرتبہ پڑھا کہ حضرت سلیمان کو پرندوں کی اور جانوروں کی زبان سکھائی گئی تھی تو حیرت بھی ہوتی تھی اور ذہن جنوں، پریوں کی ان کہانیوں کی طرف منتقل ہو جایا کرتا تھا جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ انسانوں کی طرح باقاعدہ باتیں کر کے یہ ایک دوسرے کو اپنا مضمون سمجھاتے ہیں لیکن بعد میں جب سائنس کی مدد سے ان باتوں پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی غیر معمولی حکمت عطا کی تھی اور وہ ان جانوروں کی آوازوں کو محض لغو نہیں سمجھا کرتے تھے، مہمل نہیں سمجھا کرتے تھے بلکہ ان پر غور فرمایا کرتے تھے اور غور فرمانے کے نتیجے میں ان پر بہت سے ایسے مضامین روشن ہو جاتے تھے۔ جو عام آدمی پر روشن نہیں ہوتے۔

طیور کے اور بھی معانی ہیں جو تفاسیر میں ملتے ہیں لیکن ظاہری طور پر اگر معنی کئے جائیں تو یہی معنی بنتے ہیں کہ حضرت سلیمان ایک بہت ہی غیر معمولی حکمت رکھنے والے نبی تھے جن کو خدا تعالیٰ نے عام نبوت کی باتوں کے علاوہ بھی بہت سے حکمت کی باتیں بتائی تھیں اور ان میں ان کا ایک شوق یہ بھی تھا کہ جانوروں کے اشاروں سے، ان کی حرکتوں سے، ان کی آوازوں سے معلوم کریں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں اس مضمون پر بھی David Attenborough نے ایک بہت ہی دلچسپ فلم بنائی ہے یا ایک سے زائد بنائی ہوں گی۔ مجھے ایک دفعہ دیکھنے کا موقع ملا اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ پرندوں کی جو آوازیں ہیں وہ صرف آپس میں ایک ہی جنس کے پرندے نہیں سمجھتے بلکہ دوسری جنس کے پرندے بھی سمجھتے ہیں اور جب یہ خاص وقتوں میں خاص پیغام دینا چاہتے ہیں تو سارا جنگل ان آوازوں سے گونج رہا ہوتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ اس نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سمجھے گا اور کون سنے گا لیکن اس نے بڑے گہرے غور سے یہ معلوم کیا کہ وہ جانور جو اپنی آواز دور تک اپنے دوسرے ہم جنسوں کو پہنچانا چاہتے ہیں وہ اس آواز کے ہنگامے میں ان وقفوں کی تلاش کرتے ہیں جب دوسروں کی آوازیں اس وقت بند ہوئی ہوتی ہیں۔ چنانچہ عین اس وقت جبکہ دوسری بڑی آوازیں جو ان کی آواز کو ڈبوتی ہیں وہ رکتی ہیں تو ایک دم پھر یہ اپنی چیخ چلاتے ہیں اور اس سلسلے میں اور بھی بہت سی دلچسپ باتیں اس نے دریافت کیں تو پتہ چلا کہ باقاعدہ ردم ہیں جس طرح باقاعدہ ریڈیو سٹیشنز نے آپس میں Wavelength الاٹ کی ہوئی ہوتی ہیں کہ اس Wavelength پر ہم پیغام بھیجیں گے اس پر تم بھیجو تاکہ مل جل نہ جائیں اسی طرح جانوروں کی آوازوں کی Wavelength ان کی پچیں، (Pitch) ان کی بہت سی اور چیزیں ان کو ایک دوسرے سے مختلف بھی کر دیتی ہیں اور آوازوں کے ایک شور میں جہاں بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر آواز ایک دوسرے سے مل گئی ہے وہاں ان کی آوازیں اپنی خاص ادا کے ساتھ اپنی خاص خصوصیت کے ساتھ ان کے ہم جنسوں کو پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ پس بعض دفعہ وقفوں سے فائدہ اٹھا کر بعض دفعہ آواز کی قسموں کی صلاحیت کی بناء پر یہ بے انتہاء شور میں بھی ایک دوسرے سے گفت و شنید کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ پھر بعض پرندے بعض دوسری آوازوں کو ساتھ شامل بھی کر لیتے ہیں چنانچہ غالباً" ساؤتھ امریکہ کا ایک خاص قسم کا طوطا ہے وہ جب ایک درخت پر قبضہ جماتا ہے اور یہ اعلان کرنا چاہتا ہے کہ یہ درخت میرا ہو گیا ہے اور کوئی طوطا اب ادھر نہ آئے تو نہ صرف یہ کہ وہ خاص قسم کی آوازیں نکالتا ہے بلکہ ایک لکڑی توڑ کر ڈھول کی طرح درخت کے ساتھ بجاتا بھی ہے اور اس میں ایک ردم ہے اس میں ایک نغمگی پائی جاتی ہے۔ یوں ہی بے ہنگم طریق پر نہیں مارتا بلکہ اپنی آواز کے ساتھ ملا کر گویا ڈھول بھی بج رہا ہے اور ساتھ ساتھ اعلان بھی ہو رہا ہے کہ یہ درخت میں نے قبضہ کر لیا ہے اب کوئی ادھر نہیں آئے گا۔ پھر سمندر کے اندر جو مختلف آوازیں پیدا ہو رہی ہیں وہ اگر باہر اسی قوت کے ساتھ سنائی دینے لگیں تو انسان کی زندگی حرام ہو جائے۔ ایک دفعہ سان فرانسسکو میں بعض لوگوں نے جو بہت بڑے بڑے امیر تھے انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم Houseboat میں رہا کریں، زیادہ مزا آئے گا یعنی جس طرح کشمیر میں رواج ہے ڈل جھیل میں کشتیوں کے گھر بنے ہوئے ہوتے ہیں اس کو Houseboat کہتے ہیں تو انہوں نے بہت ہی عظیم الشان اور عیاشی کے تمام سامانوں سے مرصع کر کے ایسے کشتیوں کے گھر بنائے اور ان میں رہنے لگے لیکن ان کو چین نصیب نہ ہوا کیونکہ ساری رات اتنی خوفناک آوازیں آتی تھیں کہ دل دہل جاتے تھے اور آوازوں کی قسمیں اتنی تھیں جن سے وہ سمجھتے تھے کہ شاید بجلی والوں جو Cables بچھائی ہیں ان سے کوئی مقناطیسی لہریں اٹھتی ہیں جو بعض دوسروں سے ٹکرا کر یہ آواز پیدا کرتی ہیں۔ بعضوں کا خیال تھا کہ سیوریج والوں نے اس طریق پر گندا پانی قریب سے گزارا ہے کہ اس سے یہ گونج پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ مختلف مقدمے بن گئے۔ کوئی بجلی کی کمپنی پر بن گیا۔ کوئی کمیٹی پر بن گیا کہ تم نے سیوریج غلط طریقے سے گزارا ہے اس سے ہماری نیند حرام ہو گئی ہے۔ یہ مقدمے ابھی چل ہی رہے تھے کہ ایک سائنس دان نے تحقیق کی اور اس نے اس کی وجہ معلوم کر لی اس علاقے میں ایک خاص قسم کی مچھلی پائی جاتی ہے جو سارا دن خاموش رہتی ہے اور ساری رات آوازیں نکالتی ہے اور ان آوازوں کے ذریعہ مچھلیاں رات کو ایک دوسرے کو پیغام دے رہی ہوتی ہیں کہ ہم یہاں ہیں یہاں آ جاؤ۔ چنانچہ اس نے اسی قسم کی ایک آواز ریکارڈ کی یعنی خود بنا کر اور سمندر کے اندر ایک لاؤڈ سپیکر جس پر پانی اثر نہیں کرتا وہ لٹکایا اور کیمرے مقرر کئے جو اس کی تصویریں کھینچیں تو جب وہ وہی آواز نکالتا تھا تو اس لاؤڈ سپیکر کے گرد بڑی تیزی کے ساتھ وہ مچھلیاں حملہ کر کے آتی تھیں اور اس وقت پتہ چلا کہ یہ ہیں آواز نکالنے والی مچھلیاں۔ سمندر کے اندر وہ آواز بہت زیادہ شدت سے محسوس ہوتی ہے لیکن وہ اتنی قوی آواز تھی کہ سمندر کے باہر بھی سنائی دیتی تھی۔ یہ عام طور پر نہیں ہوتا لیکن سمندر کے اندر تو بعض مچھلیوں کی آوازیں اتنی طاقت کے ساتھ حرکت کرتی ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے تین تین سو میل دور باتیں کر لیتی ہیں چنانچہ سائنس دانوں نے اب باقاعدہ تحقیق کر کے عملاً تین تین سو میل بلکہ بعض صورتوں میں اس سے بھی زیادہ دوران مچھلیوں کی آوازیں پکڑی ہیں اور ان کو حل کیا ہے اور معلوم کیا ہے کہ یہ اس طرح پیغام دیتی ہیں تو سمندر کے نیچے بھی پھر وہ David Attenborough چلا جاتا ہے آوازوں کے آلوں کے ساتھ اور وہاں

باقی صفحہ ۷ پر

یوسف سہیل شوق

جنوبی افریقہ۔ تاریخ کے نئے دور کا آغاز

نیلسن منڈیلا جنوبی افریقہ کے صدر منتخب ہو گئے۔ آج سے ایک دہائی پیشتر اگر کوئی شخص یہ کہتا کہ جنوبی افریقہ کا صدر ایک سیاہ فام مقامی باشندہ ہو گا اور اس ملک پر سیاہ فام اکثریت کی حکومت ہو گی تو اسے قطعاً ناممکن اور دیوانے کی بڑ کہا جاتا۔ سالہا سال سے جنوبی افریقہ دنیا بھر میں نسل پرستی کے غیر انسانی نظریے کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ یہ ایک ایسا ملک تھا جس میں کروڑوں سیاہ فام مقامی باشندوں کو غلام ہی نہیں بلکہ انسانی سطح سے گری ہوئی مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ ملک میں ایسے علاقے اور پارک اور ہوٹل مقرر تھے جن میں سیاہ فاموں کا داخلہ ممنوع تھا۔ اور آئے دن سیاہ فام آبادی پر بے دریغ گولیوں کی بوچھاڑ کر کے ان کو موت کی نیند سلا دینا ایک معمول تھا۔

جنوبی افریقہ کی ان انسانیت کش پالیسیوں کی پشت پناہی اگرچہ مغربی قومیں کر رہی تھیں مگر مہذب کہلانے والوں نے دنیا کے طعنوں سے بچنے کے لئے جنوبی افریقہ کی حکومتوں پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ دنیا بھر کے اقتصادی اور تجارتی بائیکاٹ کے نتیجے میں اور ثقافتی دنیا اور کھیل کے میدانوں سے نکال دیئے جانے کے بعد جنوبی افریقہ اتنی شدید مشکلات کا شکار ہو جاتا کہ اسے مجبوراً نسل پرستی سے باز آنا پڑتا۔ لیکن عملاً ایسا نہیں ہوا۔ یورپ کے ممالک نے خفیہ طور پر اور بالواسطہ طور پر جنوبی افریقہ کی مدد جاری رکھی اور جنوبی افریقہ کی نسل پرستی اور لامحدود دولت کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ حتیٰ کہ خود ہی جنوبی افریقہ کے گوروں کا ضمیر جاگنے لگا۔ شدت پسند رخصت ہونے لگے اور اعتدال پسندوں کے ہاتھ میں حکومتیں آنے لگیں۔

موجودہ صدر ڈی کلارک اس تبدیلی پر بجا طور پر خراج تحسین کے مستحق ہیں جنہوں نے ۲۷ سال سے جیل کی تاریک کوٹھڑی میں قید نیلسن منڈیلا کو باہر نکالا۔ اور تبدیلیوں کا عمل شروع کیا۔ یکے بعد دیگرے نسل پرستی کے اقدامات ختم ہونے شروع ہوئے۔ اور اس صورت حال کا منطقی نتیجہ جو بہرحال نکلنا چاہئے تھا۔ رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر عام انتخابات کا انعقاد تھا۔ چنانچہ عام انتخابات کا انعقاد ہوا۔

چونکہ جنوبی افریقہ کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہو رہا تھا کہ سیاہ فام لوگوں کو ووٹ دینے کا موقع مل رہا تھا اس لئے انتخابات کی خاص تیاری کی گئی۔ دس ہزار افراد کو خصوصی ٹریننگ دے کر ووٹ دینے کا طریق کار سکھایا گیا۔ ان افراد نے دیہاتوں میں جا کر عوام کو ووٹ دینے کی تربیت دی۔ چونکہ مغربی افریقہ میں سیاہ فاموں کے درمیان سخت قتل و غارت کے واقعات بھی ہوتے رہے ہیں اس لئے امن و امان کے قیام کے لئے بھی خصوصی انتظامات کئے گئے انتخابات کو پرامن اور آزادانہ طور پر ہوتا دیکھنے کے لئے ہزاروں غیر ملکی مبصرین آئے۔ ان سب کی رائے یہ تھی کہ انتظامی خرابی سے قطع نظر کسی بھی جگہ انتخابات میں دھاندلی نہیں کی گئی۔

انتخابات کے وجود کو ایک لاحق خطرہ عام انتخابات سے ایک ہفتہ پیشتر دور ہوا جبکہ سیاہ فام لوگوں کی بعض پارٹیوں نے انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان واپس لے لیا اور شرکت کا اعلان کر دیا۔ یہ پارٹیاں زولو علاقے کو الگ کرنے کے نظریات کی حامی تھیں اور ان کی پارٹی کے افریقین نیشنل کانگرس۔ اے این سی کے ساتھ کئی بار خونریز تصادم بھی ہو چکے تھے۔ اور خطرہ تھا کہ اگر ان کی غیر موجودگی میں انتخابات ہوئے تو ایک تو انتخابات کی ساکھ مجروح ہو گی دوسرے یہ کہ شدید قتل و غارت کا امکان بھی موجود تھا۔ جنوبی افریقہ کے ان انتخابات میں تین دن تک ووٹنگ ہونی تھی اور مرحلہ وار ووٹ ڈالے جانے تھے۔ لیکن چونکہ پہلی بار ملکی سطح کے انتخابات ہو رہے تھے لہٰذا انتظامات میں خاصی کمی رہ گئی اور دو دن کے بعد انتظامیہ کو راتوں رات ۵۰ لاکھ نئے بیلٹ پیپر چھپوانے پڑے۔ اس دوران نیلسن منڈیلا نے بیان دیا کہ انتخابات کے انتظامات میں ایسی شدید کوتاہی سے انتخابات کے سارے عمل کو سبوتاژ کیا جا رہا ہے۔ ان کا لہجہ خاصا تلخ تھا اور افسوس اور دکھ کے آثار ان کے چہرے پر تھے۔ لیکن انتظامیہ نے عقلمندی اور بصیرت کا مظاہرہ کیا۔ اور انتخابات کی تاریخ میں ایک دن کی توسیع کر دی۔ چنانچہ بھرپور کوششوں کے ساتھ دور دراز علاقوں میں بیلٹ پیپر بھجوائے گئے اور جو پولنگ سٹیشن ویران تھے پھر سے آباد ہو گئے۔

انتخابات کا عمل مکمل ہونے کے بعد ووٹوں کی گنتی شروع ہوئی اور نتائج لمحہ بہ لمحہ سامنے آتے گئے اور ہر آنے والا لمحہ افریقن نیشنل کانگرس کے قائد نیلسن منڈیلا کی نصف صدی پر محیط جدوجہد آزادی کی کامیابی کی نوید سناتا گیا۔ اب انتخابات مکمل ہونے کے بعد اے این سی کو دو تہائی کے قریب اکثریت حاصل ہے۔ صدر منڈیلا ملک کے حکمران ہوں گے۔

آنے والے وقت میں جو اہم ترین سوال ذہنوں میں گردش کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ کیا جنوبی افریقہ کے تکلیف دہ اور خونیں ماضی کے بعد اب دونوں نسلوں (سیاہ و سفید) کے لوگ اکٹھے رہ سکیں گے۔ ملک کی اقتصادیات زمینداری تجارت اور سارے ترقی یافتہ ذرائع پر یا تو سفید فام قابض ہیں اور یا ایشیائی لوگ۔ اب حکومت سیاہ فاموں کے قبضہ میں آئے گی۔ سابق حکمران صدر ڈی کلارک نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی حکومت میں شامل رہے گی۔ اور سیاہ فاموں کے ساتھ مل کر زندگی گزارے گی۔ بظاہر یہ ناممکن کام جو شدید دشوار بھی ہے کیا حقیقت کا روپ دھار سکے گا؟

اس ضمن میں ایک کامیاب تجربہ سابق رہوڈیشیا حال زمبابوے میں کیا جا چکا ہے۔ جنوبی افریقہ کے ساتھ رہوڈیشیا ایسا ملک تھا جہاں نسل پرستی جاری تھی۔ وہاں پر بھی پرامن انتقال اقتدار عمل میں آیا اور آج وہاں پر سیاہ فام حکمرانوں کے ساتھ ساتھ سفید فام آبادی امن سے رہ رہی ہے۔ زمبابوے کی کرکٹ ٹیم قریباً ساری کی ساری سفید فاموں پر مشتمل ہے۔ شاید جنوبی افریقہ میں بھی صورت حال ایسی ہی رہے۔

اس اہم مسئلہ کی پیش رفت کے طور پر جو ابتدائی کام انتخابات سے بھی پہلے شروع ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ اے این سی کے چھاپہ مار جنگجوؤں کو جنوبی افریقہ کی فوج میں مدغم کیا جا رہا ہے۔ گویا کہ صدیوں پرانے دشمن اب ہاتھوں میں ہاتھ دے کر متحدہ طور پر اپنے وطن کے خلاف جنگ کیا کریں گے اس سلسلے میں اے این سی کے ۱۶ ہزار سابقہ گوریلوں کو جنوبی افریقہ کے ملٹری کمانڈر جنرل جارج ہیرنگ کے سپرد کیا گیا ہے جنہوں نے ان کو ابتدائی طور پر ٹرانسوال کے تین کیمپوں میں رکھا ہوا ہے تاکہ بعد ازاں انہیں نسلی امتیاز سے مبرا ایک قومی فوج میں ضم کیا جائے۔

جنرل ہیرنگ کا کہنا ہے کہ یہ ایک بڑا مشکل کام ہے اور اس فوج کو یک جان بنانے میں وقت لگے گا۔ ان کی یہ بھی خواہش ہے کہ اب جبکہ ملک میں اندرونی امن قائم ہو گا اس لئے فوج کی تعداد ۴۰ ہزار سے زیادہ نہ بڑھائی جائے۔

جنوبی افریقہ اعداد و شمار کی روشنی میں

کل آبادی: ۳۔ کروڑ ۷۵ لاکھ
سیاہ فام: ۷۰ فیصد
سفید فام: ۱۶ فیصد
ایشیائی: ۳ فیصد
دیگر رنگ دار نسلیں: ۱۱ فیصد

مذاہب کی تقسیم

عیسائی: ۸۰ فیصد
مسلمان: ۱۶ فیصد
متفرق مذاہب: ۱۴ فیصد

بڑے شہروں کی آبادی

کیپ ٹاؤن: ۱۹ لاکھ
جوہانسبرگ: ۱۶ لاکھ
ڈربن: ۹ لاکھ
پریٹوریا: ۸ لاکھ

الیکشن اور اسمبلیاں

قومی اسمبلی: ۴۰۰ سیٹیں
سینٹ: ۹۰ سیٹیں
(ہر ریجن سے ۱۰)
صدر: قومی اسمبلی منتخب کرے گی
ووٹروں کی تعداد: ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ
سیاسی پارٹیاں: ۱۹

جنوبی افریقہ کی معدنی دولت

جنوبی افریقہ معدنی دولت کے اعتبار سے دنیا کے امیر ترین ملکوں میں شامل ہے۔ یہ ملک دنیا کا سب سے زیادہ سونا پیدا کرنے والا ملک ہے سونے کی سالانہ پیداوار ۶۰۰ ٹن ہے یہ پیداوار دنیا بھر کی سونے کی پیداوار کا ۴۷ فیصد ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ جنوبی افریقہ اور سونا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں تو بے جا نہ ہو گا۔

اس کے علاوہ جو دیگر قیمتی اور اہم معدنیات یہاں پائی جاتی ہیں ان میں کروم شامل ہے جو دنیا بھر کی پیداوار کا ۵۴ فیصد

باقی صفحہ ۷ پر

سیرۃ حضرت اماں جان

سیرت حضرت اماں جان کے سلسلے میں صاحبزادی محترمہ امتہ الشکور صاحبہ مزید کہتی ہیں:-

علم کی قدر اور ادبی ذوق

آپ کو علم کی بہت قدر تھی۔ اس لئے تعلیم دینے والے کا خیال بھی بے حد رکھتیں۔ محترمہ استانی سکینہ صاحبہ نے بتایا:-

"جب صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ پانچ چھ سال کی ہوئیں تو اماں جان نے مجھے ان کو پڑھانے پر مقرر کیا۔ میں نے ان کو اردو لکھنا پڑھنا سکھانا شروع کیا۔ اس عرصہ میں حضرت اماں جان نے مجھ پر اتنی مہربانیاں کیں اور میری زندگی کی ہر ضرورت کو پورا کیا کہ میری ساری فکریں جاتی رہیں۔ اور جب محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی شادی ہوئی تو آپ نے قریب ہی زمین بھی دی کہ اس پر مکان بناؤ۔"

حضرت اماں جان علم کی قدر بھی کرتیں اور خدا تعالیٰ نے انہیں علم عطا بھی کیا تھا۔ جب بھی کوئی کسی قسم کا اعتراض کرتا آپ (دین) کی تعلیم سے دلیل دے کر اس کا جواب دیتیں۔ بیگم سیٹھ عبداللہ بھائی نے بتایا کہ:-

ایک مرتبہ ہم چند بہنیں حضرت اماں جان کے پاس بیٹھی تھیں میں نے کپڑے کی چند گڑیاں دیکھیں جو بچوں کے کھیلنے کے لئے رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے عرض کیا گڑیاں کیوں رکھی ہیں۔ دین نے تو منع فرمایا ہے آپ نے بغیر برا مانے جواب دیا "اصل بات یہ ہے کہ دین حق نے اس چیز کو منع کیا ہے جو ہندو بت بنا کر بڑی عزت سے گھر میں رکھتے ہیں۔ ان کو خدا کی صفات دے کر عبادت کرتے ہیں اس لئے اللہ نے اس شرک کو روکنے کے لئے بت بنانے سے منع فرمایا۔ عرب کے لوگ بھی جہالت کے زمانہ میں بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ اس لئے اللہ کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو دور کرنے کے لئے بتوں کے بنانے یا رکھنے سے منع فرمایا۔ لیکن اس قسم کے کھلونوں کو نہیں روکا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ گڑیا سے کھیلا کرتی تھیں۔ اس قسم کی کسی بھی چیز کو اللہ کی صفت دے کر عبادت کی غرض سے گھر میں رکھنا بے حد گناہ اور شرک ہے"۔

وہی خاتون کہتی ہیں کہ پھر میں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دوسرے احباب کی تصویریں دیکھ کر اعتراض کیا۔ اس پر حضرت اماں جان نے جواب دیا:-

حضرت صاحب کی تصویر عبادات یا پرستش کے لئے نہیں بلکہ یہ تو اس لئے ہے کہ جو لوگ دور کے ملکوں میں رہتے ہیں وہ اس طرح اپنے امام کا چہرہ دیکھ لیں... اور انگریز اور دوسرے مغربی ملکوں کے لوگ تصویر کو دیکھ کر انسان کے اخلاق وغیرہ کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ یہ تصویر تو خود دعوت الی اللہ کا ذریعہ ہے اگر صرف تصویر رکھنا منع ہوتا تو تم جو جیب میں روپیہ رکھتی ہو بچوں کی کتابوں میں تصویریں ہوتی ہیں پھر تو یہ سب منع ہوتا۔ میں نے کہا اس بات سے تصویر کا مسئلہ بھی سمجھ آگیا۔

تیسرا واقعہ انہوں نے یہ سنایا کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ بعض بیبیوں نے اپنے بالوں میں پراندے ڈال کر چوٹیوں کو بڑھایا ہوا تھا۔ میں نے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ تو ریشم کے پراندے ہیں۔ (اصلی بالوں کے نہیں) ان کا ڈالنا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ظالم لوگ عورتوں پر بڑے بڑے ظلم کرتے تھے۔ ان کے بال زبردستی کاٹ کر بیچتے تھے۔ اس لئے آپ نے منع فرمایا کہ عورتوں کے بالوں میں بال نہ ڈالے جائیں۔

ادبی ذوق

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو کسی اردو لفظ کے خاص استعمال کے بارہ میں پوچھنا ہوتا تو سب سے پہلے حضرت اماں جان سے پوچھتے۔ اگر کوئی شبہ رہ جاتا تو پھر نانا جان یا نانی جان سے پوچھتے۔

حضرت اماں جان کبھی کبھی شعر بھی کہہ لیا کرتیں۔ ایک بار حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جب مالیر کوٹلہ تھیں تو عید کے موقعہ پر یہ شعر لکھ بھیجے۔

تم تو اپنے گھر میں بیٹھی خرم و دلشاد ہو
ہر طرح کے فکر و غم سے دور ہو آزاد ہو
دیکھ کر بچوں کو اپنے گرد ہنستے کھیلتے
فضلِ مولا سے مناتی عید کیا اعیاد ہو
حال اس کا کیا بتاؤں جس کی بچی ہے جدا
تم بھلا بیٹھی ہو اس کو پر اسے تم یاد ہو

ایک دفعہ حضرت مولانا نورالدین صاحب کے طالب علموں میں سے ایک نے جن کا نام مولوی نذرالدین تھا ایک کاغذ پر روٹی کی شکایت لکھ کر بھیجی جو اندر سے پک کر آئی تھی۔

اگر روٹی یہی بڑھیا پکاوے
کرو رخصت کہ پھر سب گھر کو جاوے
ولا عرض کرنا ہے ضروری
کہ ہو روٹی مصفا اور تنوری

یہ دونوں شعر تو ٹوٹے پھوٹے تھے بس جو وہ لکھ سکے لکھ کر بھیج دیا۔ لیکن حضرت اماں جان نے اسی وقت اسی کاغذ کے پیچھے یہ شعر لکھ کر بھیج دئے۔

ہمیں تو ہے یہی بڑھیا غنیمت
جو روٹی کو پکا دیتی ہے بروقت
جسے بڑھیا کے ہاتھوں کا نہ بھاوے
تو لا دے اس کو جو اچھی پکاوے

ہماری تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے وطن پاک لاہور سے ۲۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو جو پیغام دیا تھا۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا:-

میں اس موقعہ پر اس بات کے اظہار سے بھی رک نہیں سکتا کہ قریباً ۸-۹ ماہ سے جہاں تک قادیان کا تعلق ہے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ہر قسم کے کانوائے کا سلسلہ رکا ہوا ہے۔ اس لئے قادیان کی موجودہ آبادی کا وہ حصہ جو در اصل پاکستان کا شہری ہے یعنی وہ اپنے [illegible] مرکز کی زیارت اور اپنے [illegible] مقامات کی خدمت کے لئے قادیان گیا اور پھر حالات کی مجبوری کی وجہ سے ابھی تک واپس نہیں آسکا وہ خدمت مرکز کی روحانی خوش قسمتی کے ساتھ ساتھ طبعاً بعض جسمانی تکالیف اور پریشانیوں کا بھی شکار ہو رہا ہے۔ ہم حکومت کے متعلقہ حکام کے ذریعے اس بات کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے دوستوں کو واپس آنے کا موقعہ مل جائے اور ان کی جگہ وہ دوست قادیان چلے جائیں جو قادیان کے باشندے ہیں اور اپنے مرکز میں واپس جا کر خدمت دین کا موقعہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ انتہائی کوشش کے باوجود ابھی تک اس معاملہ میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان دوستوں اور ان کے عزیزوں کے ساتھ ہمیں دلی ہمدردی ہے مگر میں یہ بات تو ضرور کہوں گا کہ جب تک ہمیں اس معاملہ میں کامیابی نہیں ہوتی۔ ایسے دوست قادیان کے قیام کو ایک نعمت خیال کرتے ہوئے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ انہیں وہ موقعہ حاصل ہے جو احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہنے والا ہے۔ (اللہ نے چاہا تو) ان کی آئندہ نسلیں ان کی اس وقت کی خدمت کا قیامت تک فخر کے ساتھ ذکر کیا کریں گی۔ اور بہر حال یہ ایک عارضی جدائی ہے۔ اور پھر صاحب ایمان کی روح تو جسم کی جدائی میں بھی قرب کا تعلق حاصل کر لیا کرتی ہے۔ یہ الفاظ میں نے صرف احتیاط کے طریق پر ہر رنگ کی طبیعت کو مدنظر رکھ کر لکھے ہیں ورنہ حق یہ ہے کہ قادیان کے دوستوں کی طرف سے جس قسم کی للٰہیت اور فدائیت اور رضا و محبت اور صبر و سکون کے خطوط مجھے ہر روز پہنچتے رہتے ہیں۔ وہ میرے لئے باعث خوشی ہی نہیں بلکہ حقیقتاً باعث فخر ہیں۔

بھائیو! آپ میں سے بعض میرے عزیز ہیں۔ بعض دوست ہیں۔ اور بعض بزرگ بھی ہیں اور وہی بزرگ جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی زمانہ میں حضرت صاحب کی صحبت سے فیض پایا اور پھر اب تک اسی مئے عشق سے بیش از پیش سرشار چلے آتے ہیں۔ خدا آپ کی صحتوں اور عمروں میں برکت عطا کرے اور جس طرح اس نے آپ کی روحوں کو بلند کیا ہے اسی طرح وہ آپ کی زندگیوں کو بھی لمبا فرمائے۔ تاکہ یہ ظاہر کے ٹوٹے ہوئے پیوند پھر اس دنیا میں مل جائیں جس طرح کہ وہ عالم ارواح میں اب بھی ملے ہوئے ہیں۔ مگر غیب کا علم صرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور وہی اس بات کو جانتا ہے کہ اس دنیا میں کس کی ملاقات مقدر ہے۔ اور کس کی نہیں۔ پس اے ہمارے قادیان کے بھائیو! میں اور ہمارے پاکستانی بھائی آپ سب کو خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ وہی خدا جس کی رحمت اور شفقت کے پروں کے نیچے ہم سب کا مشترک بسیرا ہے۔ اور آخری بات یہ کہ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

ہے غریب لوگ جہالت کی وجہ سے رسموں کے شکار ہو جاتے ہیں عورت کو جہیز نہ لانے پر قتل کر دیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں تو ایسے واقعات کے اعداد و شمار پریشان کن ہیں آپ بچے کی فکر کر رہی ہیں وہاں تو بالغ قتل ہو رہے ہیں۔ بڑے ہولناک اعداد و شمار ہیں کہ کس طرح معصوم عورتوں کو زندہ جلا دیا جاتا ہے۔ ان جرائم کے خلاف عالمی سطح پر جدوجہد ہو رہی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایسے مسائل کا حل اس وقت تک ممکن نہیں جب تک دنیا احمدیت کو قبول نہیں کر لیتی۔ اور جب تک احمدیت کے عالمی نظام سے منسلک نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک یہ مصائب دور نہیں ہوں گے۔

بقیہ صفحہ ۳

ایک عجیب کائنات خدا کی دکھائی دیتی ہے۔ اس قدر شور بپا ہے۔ اس قدر ہنگامہ ہے کہ بظاہر ہمارے کان کچھ بھی سن رہے ہوں کوئی آواز نہیں آ رہی لیکن سمندر کی دنیا اس طرح بول رہی ہے اس طرح باتیں کر رہی ہے کہ جس طرح ہمارے ہاں کہتے ہیں نا مچھلی ہٹے میں چلے جاؤ تو شور و غل بپا ہوا ہوتا ہے کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کوئی کیا کہہ رہا ہے۔ اگر ان سب کی آوازیں انسان سمجھنے لگے اور انسان سننے لگ جائے تو سمجھنا تو درکنار اس کے کان کے پردے پھٹ جائیں کیونکہ اتنی طاقتور آوازیں ہیں کہ انسان ان کا متحمل ہی نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ ہم نے کانوں پر پردے ڈالے ہیں جن کو تم دیکھتے نہیں اور دیکھ سکتے نہیں ہو تو امر واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسے پردے بنا رکھے ہیں یعنی ظاہری دنیا میں بھی وہ پردے بنے ہوئے ہیں جن کو ہم دیکھ نہیں سکتے۔ Wavelengths بدلنے کے نتیجے میں ایک پردہ بن گیا۔ آپ خاص قسم کی آوازیں سنتے ہیں بعض دوسری قسم کی آوازیں سن ہی نہیں سکتے ورنہ اگر سنتے تو اپنی آوازیں سننے کے بھی اہل نہ رہتے۔ اس قدر طاقتور آوازیں ہیں۔ اتنا زبردست شور ہے کہ پردوں کے پرخچے اڑ جائیں۔ پس خدا تعالیٰ نے پردے رکھے ہوئے ہیں حفاظت کی خاطر بدنصیب لوگ وہ ہیں جو ان پردوں کے نتیجے میں حق سے محروم رہ جاتے ہیں۔

(ذوق عبادت و آداب دعا صفحہ نمبر ۲۹ تا ۳۴)

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۶

ہے۔ دنیا بھر میں مینگنیز کے سب سے زیادہ ذخائر بھی جنوبی افریقہ میں ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر اہم معدنیات میں انٹی منی، ایس بسٹوس ہیرے، لوہا، سیسہ، یورینیم، ٹائی ٹینیئم اور زرکونیم شامل ہیں۔ ان سب معدنیات کی ۹۰ ملکوں میں برآمد ملکی کل برآمدات کا ۴۴ فیصد ہے۔

اس کے علاوہ جنوبی افریقہ دنیا میں جن اشیاء کی برآمد میں نمایاں ترین ملک ہے ان میں فیرومینگنیز، فیروکروم، لوہا، پالش شدہ ہیرے۔ اور پلاٹینم شامل ہیں۔

زراعت ملک میں ۶۰ ہزار کاشتکار ۸۶ لاکھ ۷۵ ہزار ہیکٹر رقبہ کاشت کرتے ہیں۔ جدید ذرائع کاشت استعمال کر کے گزشتہ ۳۰ سال میں زرعی پیداوار دگنی کی جا چکی ہے۔ ۴۰ فیصد زیر کاشت رقبے پر مکئی ۳۱ فیصد رقبے پر چھوٹے اناج کی اقسام، گندم جنوبی افریقہ کی دوسری بڑی فصل ہے۔

جنوبی افریقہ کے ناسازگار حالات جن میں شدید قحط، بارشوں کی غیر یقینی کیفیت اور عام زمین کے مقابلتہ "خشک ہونے کی وجہ سے ملک کا صرف ۱۱ فیصد رقبہ زیر کاشت ہے۔ عام طور پر ملک بڑی زرعی پیداواروں میں خود کفیل ہے۔ اور یہ ملک دنیا کے ان چھ ممالک میں شامل ہے جن کی کھانے پینے کی اشیاء کی برآمد ان کی درآمد سے زیادہ ہے۔

کرنسی ملکی کرنسی کا نام Rand ہے جس میں ۱۰۰ سینٹ ہوتے ہیں۔ آج کل ایک ڈالر میں ۱ء ۳ R آ جاتے ہیں۔ ملک میں افراط زر کی شرح ۱۹۹۳ء میں ۹۴۱ تھی۔ ملک میں ۴۶ فیصد آبادی وہ ہے جو کہیں نوکری نہیں کرتی۔

اعلان نیلامی

○ صدر انجمن احمدیہ کے چار عدد کوارٹر نمبران ۲۰۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱ کا ملبہ مورخہ ۱۶-۵-۹۴ کو بوقت ۸ بجے بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب مزید معلومات دفتر نظامت جائیداد سے دفتری اوقات میں حاصل کر سکتے ہیں۔

(ناظم جائیداد)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم خادم حسین رند کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بیٹی عزیزہ مسرت شاہین صاحبہ گزشتہ پندرہ یوم سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم عزیز احمد عزیز لانڈری گولبازار کی صحت یرقان اور بخار کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہے۔

○ محترمہ امتہ الودود منیر صاحبہ اسلام آباد کمپلیکس میں ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث داخل ہیں ڈاکٹرز نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

○ عزیز فیض احمد محلہ دارالفتوح ربوہ کئی دنوں سے ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جلد شفاء عطا فرمائے

ضروری اعلان

○ وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہوں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ)

ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضروری اعلان

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی (علوی میڈیکل سنٹر اوکاڑہ) کو ادارہ الفضل کی جانب سے نمائندہ الفضل مقرر کیا جا رہا ہے۔ تمام عہدیداران کرام جماعت احمدیہ پاکستان سے اس سلسلہ میں ادارہ کی جانب سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔ ان کے ذمہ درج ذیل کاموں کی سرانجام دہی ہو گی۔

۱۔ نئے اشتہارات کی بکنگ۔

۲۔ ان کے ذریعے شائع ہونے والے اشتہارات کے بلوں کی وصولی۔

۳۔ ہر نئے اشتہار پر مکرم امیر صاحب یا محترم مربی صاحب کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔

(مینیجر الفضل)

M.T.A کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸' مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ ۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۳۲۷۳۰۸۶

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی
پیٹ درد کیور ۲۰/- COLIC CURE — گیس کیور ۲۰/- FLATULENCE CURE
قبض کیور ۲۰/- CONSTIPATION CURE — بواسیر کیور ۲۰/- PILES CURE
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ ، ۶۰۶

خبریں

ربوہ : 11- مئی-1994ء
دھوپ نکلی ہے۔ ٹھنڈ ابھی جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ مسٹر نیلسن منڈیلا نے جنوبی افریقہ کے صدر کے عہدہ کا حلف اٹھالیا دو نائب صدروں نے بھی حلف اٹھایا۔ ان میں ایک نائب صدر سابق صدر ڈی کلارک ہیں۔ مسٹر منڈیلا نے کہا کہ نسل پرستی کا خاتمہ اور جمہوریت میرے خوابوں کی تعبیر ہے۔ سابق صدر نے کہا کہ میں منڈیلا کے ساتھ مل کر کام کروں گا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ سفید فام اقلیت اپنا اقتدار اکثریت کو سونپ دے گی بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میری دعا ہے کہ کشمیری عوام کے حق میں بھی اسی طرح پر امن فیصلہ ہو جائے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سرحد میں افراتفری پھیلانے والوں کو عوام کی عدالت میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت صوبہ سرحد میں مداخلت نہیں کر رہی انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی حکومت کا ساتھ دے کر اخلاقی و مذہبی فریضہ ادا کرے۔ سندھ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ فوج مکمل امن و امان کے قیام تک وہاں قیام کرے گی۔ جوہری پروگرام کے بارے میں انہوں نے کہا اس پر ہمارا موقف بالکل دو ٹوک ہے۔

○ واپڈا نے بجلی کے نرخوں میں ۲۵ پیسے فی یونٹ اضافہ کرنے کی سفارش کر دی ہے۔

○ قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس جون میں طلب کیا جا رہا ہے۔ خیال ہے کہ بجٹ ۹ جون کو پیش ہو گا۔

○ سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارت نے جنگی تیاریاں تیز کر دی ہیں بھارت دور مار میزائیلوں پر ایٹمی ہتھیار لگا رہا ہے۔

○ اسلام آباد پشاور موٹروے کا منصوبہ ختم کرنے پر ترکی کی فرم نے حکومت پاکستان سے ۱۷- کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر کا معاوضہ طلب کر لیا ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ ہم نواز شریف اور ان کے کرپٹ ٹولے کو بہت جلد عوام کی عدالت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ لوگ قومی مجرم ہیں انہوں نے بجلی کی پیداوار کا کوئی منصوبہ نہیں بنایا۔ یہ لوگ موٹروے کی بجائے کالا باغ ڈیم پر توجہ دیتے تو آج بدترین لوڈ شیڈنگ نہ ہو رہی ہوتی۔

○ لاہور سے کراچی جانے والی شالیمار ایکسپریس ضلع رحیم یار خان کے ڈانڈی اسٹیشن پر حادثے سے دوچار ہو گئی جس سے ۲۵ مسافر زخمی ہو گئے۔ انجن تباہ ہو گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے قوم سے کھلے عام معافی مانگنے تک صدر اور وزیر اعظم سے مذاکرات نہیں کریں گے ایٹمی پروگرام پر خاموش ڈپلومیسی کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ یہ صورت حال ملکی مفادات کے منافی ہے۔

○ سینیٹ میں متفقہ طور پر ایک ترمیم کی منظوری دی گئی ہے جس کے تحت چیئرمین سینیٹ گرفتار شدہ ارکان کو اجلاس میں بلا سکیں گے۔ چنانچہ چیئرمین سینیٹ نے سندھ حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ ایم کیو ایم کے گرفتار سینیٹروں کو اجلاس میں شرکت کے لئے بھیجیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ سانحہ شاہ بندر ظالم آمروں کی سفاکی کا نتیجہ تھا۔ اس کا مقصد پیپلز پارٹی اور بھٹو خاندان کو نقصان پہنچانا تھا۔ شہید امر ہو گئے اور ظالموں کو منہ کی کھانا پڑی مرتضٰی بھٹو کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے۔ انہوں نے یہ باتیں سانحہ شاہ بندر کی دوسری برسی کے موقع پر کہیں۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ فوج سندھ میں اپنا قیام بڑھانے پر رضامند ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد میں نئے انتخابات کے بغیر استحکام نہیں آئے گا۔

○ جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ کراچی سے کشمور تک سندھ آپریشن جاری رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا ناجائز اسلحہ برآمد کئے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

○ پاک فوج نے آزاد کشمیر سے دو بھارتی دہشت گردوں کو گرفتار کیا ہے جن سے ۱۸ کلوگرام دھماکہ خیز مواد برآمد ہوا ہے۔ دونوں دہشت گرد مسلمان ہیں اور بھارتی خفیہ ایجنسی کے تربیت یافتہ ہیں۔ ان دہشت گردوں نے انکشاف کیا ہے کہ بھارتی فوج پڑھے لکھے کشمیری نوجوانوں کی کثیر تعداد کو اس طرح کی تربیت دے رہی ہے۔

○ اے این پی کے سربراہ سینیٹر محمد اجمل خٹک نے کہا ہے کہ وزیر داخلہ مسلمان، پشتون اور باہمت ہیں۔ اس لئے انہیں اپنے اعلان کا پاس کرتے ہوئے مستعفی ہو جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ارکان کی تعداد ۴۰ ہے اس لئے سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کامیاب نہیں ہو سکتا۔

○ پنجاب کے صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور چوہدری محمد فاروق نے کہا ہے کہ تاجروں کے تعاون کے بغیر معیشت کے استحکام کا خواب ادھورا ہے۔

○ مقامی پولیس نے ایرانی کلچرل سنٹر کے ڈائریکٹر آقائے صادق گنجی اور شیعہ رہنما سکندر حسین شاہ کے قتل کے الزام میں ملوث ریاض بسرا کی گرفتاری کے لئے شیخوپورہ میں کمانڈو ایکشن شروع کیا ہے۔ ایک نائب تحصیل دار کے گھر چھاپہ مارا گیا۔ لیکن پولیس ناکام واپس لوٹ گئی۔ اس کے بعد بعض شرپسندوں نے رات گئے فائرنگ کر کے مزید خوف و ہراس میں اضافہ کیا۔

○ للیانی (سرگودھا) میں آتش بازی کے سامان میں دھماکہ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا اور ہزاروں روپے کی مالیت کا سامان بھی جل گیا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے خانہ تلاشی کی آڑ میں شہریوں پر تشدد کیا اور بیسیوں کو گرفتار کر لیا۔ فوج ان شہریوں کو ڈوڈہ' بھدرواہ اور کشتواڑ میں قائم کیمپوں میں لے گئی' تشدد کیا اور پھر نیم مردہ حالت میں سڑک پر پھینک دیا۔

○ بھارت نے مزید سفارتی نمائندوں کے مقبوضہ کشمیر کے دوروں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ بھارت نے یہ پابندی اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے وفد کے حالیہ دورہ مقبوضہ کشمیر اور ایرانی نمائندے کے مقبوضہ کشمیر کی صورت حال کے بارے میں بیان کے بعد عائد کی ہے۔

○ پنجاب کے آئندہ مالی سال کا ترقیاتی پروگرام ۹- ارب ۹۰ کروڑ روپے ہو گا۔ چاروں صوبوں کے وزراء خزانہ اور حکام مشترکہ اجلاس میں چاروں صوبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی منظوری دیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ سرحد آفتاب احمد شیرپاؤ نے کہا ہے کہ سرحد کے ہر ڈویژن میں خواتین کے پولیس سٹیشن قائم کئے جائیں گے۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن میں ہوں یا حکومت میں قومی مسائل پر ہماری پارٹی کا موقف تبدیل نہیں ہو گا۔ اور یہ غلط ہے کہ حکومت میں شمولیت سے ہماری پارٹی کا کردار ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی بہتری کے لئے حکومت اور اپوزیشن کو صحیح روش اختیار کرنی چاہئے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ کراچی میں نفرتوں اور تعصبات کی آگ کو بجھانے کے لئے مذاکرات کی راہ اختیار کی جائے۔

ربوہ میں صرف خواتین کیلئے
پہلا کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر
کوالیفائڈ لیڈی انسٹرکٹرز کے زیر انتظام کمپیوٹر ٹریننگ کلاسز کا اجراء۔
میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات سے فارغ ہونے والی طالبات کیلئے
(یکم جون تا 31 جولائی) سپیشل کمپیوٹر ٹریننگ کلاس میں محدود سیٹوں کیلئے
داخلہ جاری ہے۔
رابطہ و معلومات کیلئے:
امۃ الرحمٰن
پرنسپل کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر برائے خواتین
21/21 محلہ دارالرحمت شرقی الف فون: 211839

اشتہار برائے خالی اسامیاں
ہمیں اپنی فرم میسرز کامرہ انجینئرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے لئے مندرجہ ذیل محنتی، دیانتدار اور تجربہ کار سٹاف کی ضرورت ہے۔
۱- ڈپلومہ انجینئر: تعلیمی قابلیت ڈپلومہ ان سول انجینئرنگ فیلڈ میں کام کرنے کا کم از کم ۵ تا ۱۰ سال تجربہ
۲- ڈرائیور: تعلیم: اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ ترجیحاً ریٹائرڈ فوجی تجربہ کم از کم دس سال ڈرائیونگ لائسنس ہمراہ ہو۔
۳- گن مین: ریٹائرڈ فوجی ہر قسم کے خود کار و نیم خود کار اسلحہ کا استعمال جانتا ہو۔ اسلحہ لائسنس کا ہونا ضروری ہے۔
۴- باورچی: ہر قسم کے پاکستانی کھانے بنانا جانتا ہو عمر ۳۵ تا ۴۵ سال
مندرجہ بالا تمام اسامیوں کیلئے رہائش کھانا مفت اور بذمہ فرم ہو گا۔ تنخواہ قابلیت اور تجربہ کے مطابق دی جائے گی۔
نوٹ: مندرجہ بالا تمام اسامیاں فیلڈ سے متعلقہ ہیں، خواہشمند احباب اپنی درخواستیں فوری طور پر اپنے امیر جماعت یا صدر صاحب سے تصدیق کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں
پتہ: ملک گلزار احمد 112- سٹیڈیم روڈ سول لائن سرگودھا فون: 61053